

## خطبہ (۱۱۵)

جس نے تم کو مال و متع بخشا ہے اس کی راہ میں تم اسے صرف نہیں کرتے اور نہ اپنی جانوں کو اس کیلئے خطرہ میں ڈالتے ہو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ تم نے اللہ کی وجہ سے بندوں میں عزت و آبرو پائی، لیکن اس کے بندوں کے ساتھ حسن سلوک کر کے اس کا احترام و اکرام نہیں کرتے۔ جن مکانات میں اگلے لوگ آباد تھے ان میں اب تم مقیم ہوتے ہو اور قریب سے قریب تر بھائی گزر جاتے اور تم رہ جاتے ہو، اس سے عبرت حاصل کرو۔

--☆☆--

## خطبہ (۱۱۶)

تم حق کے قائم کرنے میں (میرے) ناصرو مددگار ہو، اور دین میں (ایک دوسرے کے) بھائی بھائی ہو اور سختیوں میں (میری) سپر ہو، اور تمام لوگوں کو چھوڑ کر تم ہی میرے رازدار ہو، تمہاری مدد سے روگردانی کرنے والے پر میں توار چلاتا ہوں اور پیش قدی کرنے والے کی اطاعت کی توقع رکھتا ہوں۔ ایسی خیرخواہی کے ساتھ میری مدد کرو۔ کہ جس میں دھوکا فریب ذرانہ ہو، اور شک و بدگمانی کا شائبہ تک نہ ہو۔ اس لیے کہ میں ہی لوگوں (کی امامت) کیلئے سب سے زیادہ اولیٰ و مقدم ہوں۔

--☆☆--

## خطبہ (۱۱۷)

امیر المؤمنین علیہ السلام نے لوگوں کو جمیع سماں اور انہیں جہاد پر آمادہ کرنا پاپا تو وہ لوگ دیر تک چپ رہے تو آپؐ نے فرمایا مطہر تھیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم گونگے ہو گئے ہو؟ تو ایک گروہ نے ہما کا اے امیر المؤمنین علیہ السلام اگر آپؐ چلیں تو ہم بھی

## (۱۱۵) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فَلَا أَمْوَالَ بَذَلْتُ مُهَاهَا لِلَّذِي رَزَقَهَا،  
وَ لَا أَنْفُسَ حَاطَرْتُمْ بِهَا لِلَّذِي  
خَلَقَهَا، تَكْرُمُونَ بِاللَّهِ عَلَى عِبَادَةِ  
وَ لَا تُكْرِمُونَ اللَّهَ فِي عِبَادَةِ  
فَاعْتَبِرُوا بِنُزُولِكُمْ مَنَازِلَ مَنْ كَانَ  
قَبْلَكُمْ، وَ انْقِطَاعِكُمْ عَنْ  
أَوْصِلِ إِخْوَانِكُمْ.

-----☆☆-----

## (۱۱۶) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

أَنْتُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى الْحَقِّ  
وَ الْإِخْوَانُ فِي الدِّينِ، وَ الْجَنْنُ يَوْمَ  
الْبُلَاسِ، وَ الْبِطَانَةُ دُونَ النَّاسِ،  
بِكُمْ أَضْرِبُ الْمُدْبِرَ، وَ أَزْجُونَ طَاعَةَ  
الْمُمْقِبِلِ، فَأَعْيُنُونَ بِمُنَاصَحةِ  
خَلِيلَةِ مِنَ الْغِشِّ، سَلِيمَةِ  
مِنَ الرَّيْبِ، فَوَاللَّهِ! إِنِّي لَا وَلَى  
النَّاسِ بِالنَّاسِ.

-----☆☆-----

## (۱۱۷) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

وَ قَدْ جَمَعَ النَّاسَ وَ حَضَمَهُ عَلَى الْجِهَادِ،  
فَسَكَّنُوا مَلِيًّا، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:  
مَا بِالْكُمْ أَمْحَرْسُونَ أَنْتُمْ؟  
فَقَالَ قَوْمٌ مِنْهُمْ: يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ! إِنْ

آپ کے ہمراہ چیلیں گے جس پر حضرت نے فرمایا:

تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تمہیں ہدایت کی توفیق نہ ہو اور نہ سیدھی راہ دیکھنا نصیب ہو! کیا ایسے حالات میں میں ہی نکلوں۔ اس وقت تو تمہارے جوانہروں اور طاقتوروں میں سے جس شخص کو میں پسند کروں اسے جانا چاہیے، میرے لئے مناسب نہیں کہ میں لشکر، شہر، بیت المال، زمین کے خراج کی فرائی، مسلمانوں کے مقدمات کا تصفیہ اور مطالبه کرنے والوں کے حقوق کی دیکھ بھال چھوڑ دوں اور لشکر لئے ہوئے دوسرے لشکر کے پیچھے نکل کھڑا ہوں اور جس طرح غالی ترش میں بے پیکاں کا تیر بلتا ہے جبنتش کھاتا رہوں۔ میں چکی کے اندر کا وہ قطب ہوں کہ جس پر وہ گھومتی ہے جب تک میں اپنی جگہ پر ٹھہر اہوں اور اگر میں نے اپنا مقام چھوڑ دیا تو اس کے گھومنے کا دائرہ متزلزل ہو جائے گا اور اس کا نیچے والا پتھر بھی بے ٹھکانے ہو جائے گا۔

خدا کی قسم! یہ بہت بُرا مشورہ ہے۔ قسم بخدا! اگر دشمن کا مقابلہ کرنے سے مجھے شہادت کی امید نہ ہو جب کہ وہ مقابلہ میرے لئے مقدر ہو چکا ہو تو میں اپنی سواریوں کو (سوار ہونے کیلئے) قریب کر لیتا اور تمہیں چھوڑ چھاڑ کر نکل جاتا اور جب تک جنوبی و شمالی ہوا ہیں چلتی رہتیں تمہیں کبھی طلب نہ کرتا۔

تمہارے شمار میں زیادہ ہونے سے کیا فائدہ جبکہ تم یک دل نہیں ہو پاتے۔ میں نے تمہیں صحیح راستے پر لگایا ہے کہ جس میں ایسا ہی شخص تباہ و بر باد ہو گا جو خود اپنے لئے ہلاکت کا سامان کئے بیٹھا ہو اور جو اس

سرت سرنا مَعَكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ اللَّهُ أَعُوذُ بِكَ: ما بِالْكُمْ! لَا سُدِّدْتُمْ لِرُشِدٍ! وَ لَا هُدِيْتُمْ لِقَصْدٍ! أَفِي مِثْلِ هَذَا يَتَبَغِي لِيَ آنَّ أَخْرُجَ؟ إِنَّهَا يَخْرُجُ فِي مِثْلِ هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَرْضَاهُ مِنْ شُجَاعَانِكُمْ وَ ذَوِي بَأْسِكُمْ، وَ لَا يَتَبَغِي لِيَ آنَّ أَدَعَ الْجُنْدَ، وَ الْمِضْرَ، وَ بَيْتَ الْمَالِ، وَ جِبَائِيَّةَ الْأَرْضِ، وَ الْفَضَاءَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، وَ النَّظَرَ فِي حُقُوقِ الْمُظَالَّبِينَ، ثُمَّ أَخْرُجَ فِي كَتَبِيَّةِ أَثْبَعُ أُخْرَى، أَتَقَلَّلَ تَقَلُّلَ الْقِدْحِ فِي الْجَفِيرِ الْفَارِغِ، وَ إِنَّهَا أَنَا قُطْبُ الرَّحَامَ، تَدُورُ عَلَيَّ وَ أَنَا بِسَكَانِي، فَإِذَا فَارَقْتُهُ اسْتَحَارَ مَدَارُهَا، وَ اضْطَرَبَ ثِفَالُهَا.

هَذَا لَعْمَرُ اللَّهِ! الرَّأْيُ السُّوءُ. وَاللَّهُ لَوْلَا رَجَائِي الشَّهَادَةِ عِنْدَ لِقَائِي الْعُدُوَّ. لَوْ قَدْ حُمِّلَ لِلْقَوْءَةِ لَقَرَبَتْ رَكَابِيْ ثُمَّ شَخَصَتْ عَنْكُمْ، فَلَا أَظْلِبُكُمْ مَا اخْتَلَفَ جَنُوبُ وَ شَيَالٌ.

إِنَّهُ لَا غَنَاءَ فِي كَثْرَةِ عَدَدِكُمْ مَعَ قِلَّةِ اجْتِمَاعِ قُلُوبِكُمْ. لَقَدْ حَمَلْتُكُمْ عَلَى الظَّرِيقِ الْوَاضِعِ الَّتِي لَا يَهْلِكُ عَلَيْهَا إِلَّا

هَالِكُ، مَنِ اسْتَقَامَ فَإِلَيْهِ الْجَنَّةُ، وَمَنْ زَلَّ  
راہ پر جما رہے گا وہ جنت کی طرف اور جو پھسل جائے گا وہ دوزخ کی  
جانب بڑھے گا۔  
فِيَ الْتَّارِ!

--☆☆--

-----☆☆-----

۴۔ جنگ صفين کے بعد جب معاویہ کی فوج نے آپؐ کے مختلف علاقوں پر حملہ شروع کر دیئے تو ان کی روک خام کیلئے آپؐ نے عراقیوں سے کہا لیکن انہوں نے نالے کیلئے یہ عذر تراشا کہ اگر آپؐ فوج کے ہمراہ چلیں تو ہم بھی چلنے کو تیار ہیں جس پر حضرتؐ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنی مجبوریوں کو واضح کیا کہ اگر میں چلوں تو مملکت کا فلتم و ضبط برقرار نہیں رہ سکتا اور اس عالم میں کہ دشمن کے حملے چاروں طرف سے شروع ہو چکے ہیں مرکز کو غالی رکھنا مصلحت کے خلاف ہے۔ مگر ان لوگوں سے کیا توقع کی جاسکتی تھی جنہوں نے صفين کی فتح کو شکست سے بدلت کر ان حملوں کا دروازہ کھول دیا ہو۔

☆☆☆☆☆

